اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب "اردو اور پنجابی غزل کے بنیادی مباحث" میں صنفِ غزل کی ابتداء، تاریخ اور ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے ماضی کے جھرونکوں میں جھانکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ غزل کی تعریف، روایت، ارتقاء اور جدید غزل تک سرسری احاطہ کیا گیا ہے۔ عربی سے فارسی، فارسی سے اُردو اور پنجابی غزل کے سفر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ غزل کے بنیادی سروکار، اردو اور پنجابی غزل کے بنیادی فکری مباحث، اردو اور پنجابی غزل کے ہیئتی مباحث و تجربات کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں کے لسانی اور اسلوبیاتی اشتراکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مقالے کے دوسرے باب "اردو اور پنجابی غزل کا فکری اشتراک" میں بنیادی اور غزل کے روایتی مضامین کے حوالے سے اردو اور پنجابی غزل میں ہم آہنگی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ دونوں زبانوں کی غزل میں حسن و عشق، ہجر و وصال اور قلبی واردات کی مشترک کیفیات کو تلاش کیا گیا ہے۔ دونوں زبانوں میں احساس و جذبہ کی شدت اور چاشنی کا موازنہ اور تقابل کرتے ہوئے غزل میں داخلیت کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے۔

مقالے کے تیسرے باب "اردو اور پنجابی غزل کا فکری اشتراک" میں جدید اور غیر روایتی موضوعات کو غزل کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق کے تقابلی پہلو کو بنیاد بنا کر تقسیم کے بعد اردو اور پنجابی غزل کو جدید عصری تقاضوں کے تحت پرکھا گیا ہے۔ جدید رجحانات کی روشنی میں دونوں زبانوں کی معنوی وسعت کا اندازہ بھی لگایا گیا ہے۔ پاکستانی تہذیب و ثقافت اور سیاسی حالات و واقعات میں غزل کے کردار کی مختلف صورتیں پیش کی گئی ہیں۔

چوتھے باب "اردو اور پنجابی غزل کا فنی و اسلوبیاتی تقابل" میں غزل کے بنیادی فن اور اسلوب کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں زبانوں کی غزل کا فنی تقابل اور موازنہ کیا گیا ہے۔ جدید شعری لوازم کی روشنی میں غزل کے جدید اسلوبیاتی عناصر کو جدید غزل گو شعرا کے کلام میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ آخری باب "اردو اور پنجابی، دو لسانی غزل گو شعرا" میں خطۂ پنجاب کے تخلیق کاروں کا اردو اور پنجابی زبانوں سے رشتہ اور تعلق کی وضاحت ہے۔ اظہار کے مقامی وسیلے سے اردو اور پنجابی غزل کے معیار کا جائزہ ہے۔ دو لسانی شعرا کی تخلیقات کا تقابل ہے اور دونوں زبانوں میں باہمی تراجم کی سہولیات اور مثالوں کا تذکرہ ہے۔

مقالے کی تکمیل کے خوشگوار احساس تک پہنچنے اور مقالے کے موضوع کے انتخاب میں میری ذاتی شعری و ادبی دلچسپی کو سامنے رکھتے ہوئے معاونت پر میں نگرانِ مقالہ ڈاکٹر صائمہ ارم کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ کا تعاون، حوصلہ افزائی اور اعتماد ایک محرک کے طور پر ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ استادِ محترم ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری صاحب کی شفقت، راہنمائی اور مشاورت ہمیشہ سے ہی میرا قیمتی سرمایہ رہی ہے اور رہے گی۔ مقالے کی ابواب بندی میں ان کی دلچسپی اور